قرآنِ مجید کا علم سکھلانے کے متعلق۔ اللہ تعالےٰ کے فرمان

اللہ تعالےٰ نے۔ قرآنِ مجید کو۔ ہر ایک متقی کیلئے۔ ھدایت کا ذریعہ بنایا ھے۔ چنانچہ۔ مندرجہ ذیل آیات میں بھی۔ اللہ تعالےٰ نے۔ ہر ایک زمانے میں۔ قرآنِ مجید کو پڑھنے والے۔ ہر ایک متقی (مومن) کو۔ قرآنِ مجید۔ پڑھانے اور اُس کے معانی سمجھانے (بیان کرنے)۔ کا اعلانِ عام فرمایا ھے۔ مگر۔ ہمارا دُشمن (شیطان) ۔ ہماری قوم میں، اِن آیات ﴿سورۃ القیامۃ: آیات۔ 16۔ تا۔ 19﴾۔ کی غلط تفہیم پھیلانے میں کامیاب ہو گیا۔ جس غلط تفہیم کیوجہ سے۔ ہماری قوم۔ قرآنِ مجید میں بیان فرمودہ۔ اللہ تعالےٰ کی حقیقی ھدایات کو سمجھنے سے محروم ۔رھی ھے۔... ملاحظہ فرمائیں۔ کہ۔ اِن آیات کا ٹھیک ترجمہ جاننے کے باوجود بھی۔ ہماری قوم میں۔ اِن مخصوص آیات کی۔ غلط تفہیم۔ کیسے پھیلی ہوئی ھے...؟... دیکھیں!

Surah Al-Qiyamat Chapter 75: Verses 16 –to- 21

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾
ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی	محمد جوناگڑھی
تُو اس کی قراءت کے وقت اپنی زبان کو اس لئے تیز حرکت نہ دے کہ تُو اسے جلد جلد یاد کرے۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ پس جب ہم اُسے پڑھ چکیں تو تُو اس کی قراءت کی پیروی کر۔ پھر یقیناً اُس کا واضح بیان بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔ خبر دار! بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو۔ اور آخرت کو نظر انداز کر دیتے ہو ۔	اے نبیؐ، اِس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اِس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ لہٰذا جب ہم اِسے پڑھ رہے ہوں اُس وقت تم اِس کی قرات کو غور سے سنتے رہو۔ پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ہر گز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ .. تم لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔	(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے ۔ نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو ۔ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو ۔

اے میری قوم کے لوگو۔ آپ نے دیکھا ؟. مندرجہ بالا۔ دو ترجموں میں۔ ہمارے علماء نے۔ ﴿اے نبی﴾۔ کا اضافہ کر کے۔ ایسا مفہوم ظاہر کیا ھے۔ کہ اِن قرآنی آیات میں صرف حضرت محمد ﷺ مخاطب ہیں۔ اور (نعوذ باللہ) عام انسانوں (مومنوں) کیلئے یہ آیات (احکام) نہیں ہیں۔ حالانکہ۔ اللہ تعالے نے۔ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ ۔کو ساتھ بیان کر کے۔ واضح کر دیا ھے کہ یہ آیات (احکام) صرف محمد ﷺ کیلئے نہیں ہیں۔.. ذرا سوچیں! کہ کیا محمد ﷺ ۔ایسے انسان تھے۔ جو الْعَاجِلَةَ سے محبت کرتے تھے اور الْآخِرَةَ کو چھوڑ بیٹھے تھے..؟... جواب ھے کہ ہرگز نہیں ۔ لیکن۔ اِن آیات میں جِن لوگوں کو مخاطب کیا گیا ھے۔ اُن کو تو۔ اللہ تعالے نے فرمایا ھے کہ۔ تم لوگ.. الْعَاجِلَةَ سے تو محبت کرتے ہو اور الْآخِرَةَ کو چھوڑ بیٹھتے ہو۔... لہذا۔ یہ ساری آیات۔ ہر ایک قرآن پڑھنے والے کیلئے ہیں۔ اور ہر ایک کیلئے۔ اللہ تعالے کے یہی وعدے اور یہی ااحکام ہیں۔ .... آیئے۔ اب اِسی مضمون پر۔ ایک اور آیت ملاحظہ فرمائیں!

Surah Ta'ha Chapter 20: Verse 114

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٤﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [20:114]	احمد رضا خان [20:114]
پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس .. قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اُس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔	پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی اور دیکھو، قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک کہ تمہاری طرف اُس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے، اور دُعا کرو کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر۔	تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ .... اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے . .. اور عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے،
محمد جوناگڑھی [20:114]	**جالندہری [20:114]**	**محمد حسین نجفی [20:114]**
پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ .. تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے، .. ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔	تو خدا جو سچا بادشاہ ہے عالی قدر ہے۔ اور قرآن کی وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے .۔اس کے پورا ہونے سے پہلے۔ قرآن کے (پڑھنے کے) لئے جلدی نہ کیا کرو۔ اور دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔	بلند و برتر ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور (اے پیغمبر (ص)) جب تک قرآن کی وحی آپ پر پوری نہ ہو جائے اس (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کیجئے۔ اور دعا کیجئے کہ (اے پروردگار) میرے علم میں اور اضافہ فرما۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو!...اللہ تعالے کی یہ آیت (20:114) ۔ آپ کے سامنے ھے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ۔ اللہ تعالے نے۔ ہر ایک قرآن پڑھنے والے کو کہاھے کہ۔ وَلَا تَعۡجَلۡ بِٱلۡقُرۡءَانِ مِن قَبۡلِ أَن يُقۡضَىٰٓ إِلَيۡكَ وَحۡيُهُۥ ۔.... یعنی ہر ایک قرآن پڑھنے والے کو کہاھے کہ جب تک میں وحی ء کرکے تمہیں پوری بات نہ بتلاؤں ... قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو۔

لیکن۔... ہماری قوم کے اکثر لوگ یہ غلط عقیدہ (یقین) رکھتے ہیں۔ کہ عام انسانوں کو وحی ء نہیں ہو سکتی ۔ چنانچہ۔ ہمارے اِن علماء نے جب دیکھا کہ اللہ تعالے نے تو۔ اِس آیت میں۔ بغیر کسی شرط کے۔ کہہ دیا ھے کہ... مِن قَبۡلِ أَن يُقۡضَىٰٓ إِلَيۡكَ وَحۡيُهُۥ ...اور یہ بات۔ ہمارے عقیدے کے عین متضاد (مخالف) ھے۔ تو ہمارے مذہبی راہنماؤں اور علماء نے ۔ اپنے عقیدوں کو۔ اِس آیت کے مطابق درست (تبدیل) کرنے کی بجائے ... اِس آیت کی ۔ تشریح (مفہوم) میں۔ اپنے عقیدے کے موافق۔ ترمیم (تحریف) کردی۔ ہمارے اکثر علماء نے ترجمے تبدیل نہیں کئے۔ مگر۔ تشریح اور مفہوم۔ ایسے بیان کر دیا ھے۔ جیسے کہ۔ اِس آیت میں جو۔ اللہ تعالے کا وحی ء کرکے۔ قرآنِ مجید کا علم۔ سِکھلانے والی بات ھے۔ وُہ بات۔ اللہ تعالے نے۔ صرف محمد ﷺ کیلئے فرمائی ھے (نعوذ باللہ)..۔ حالانکہ۔ اللہ تعالے کی یہ آیت سب ہی ماننے والوں کیلئے ھے ۔

اے میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو!..سوچیں! کہ اگر (نعوذ باللہ)..اللہ تعالے نے۔ یہ عملی ھدایت اور وحی ء ہونے تک انتظار والی بات۔ صرف محمد ﷺ کو ہی فرمانی ہوتی۔ تو۔ پھر اللہ تعالے۔ یہ آیت۔ قرآنِ مجید میں کیوں رکھواتے۔؟۔

ہمارے عالیشان اللہ تعالے۔ آج بھی۔ اپنے اطاعت گذار بندوں کو۔ وحی ء کے ذریعے۔ خوب سمجھا سمجھا کر۔ قرآنِ مجید پڑھاتے ہیں۔ میں۔ آپکا قومی بھائی۔ اللہ تعالے کے اِسی طرزِ تدریس کی ایک مثال ہوں۔ یہ مضمون بھی۔ براہِ راست۔ اللہ تعالے سے وحی ء پاکر۔ لکھ رھاہوں۔ اللہ تعالے کا یہ بیان یاد کریں کہ: ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهُۥ ﴾ یعنی۔ قرآنِ مجید کی آیات کا ۔ بیان کرنا۔ اللہ تعالے کے ذُمّے ھے۔ اور ہمارے عالیشان اللہ تعالے۔ آج بھی۔ اپنی یہ ذُمّہ داری خوب نبھارھے ہیں۔

اللہ تعالے اِس مضمون کو پڑھنے والوں کو۔ اِن نئے علوم و عرفان (فُرقان)۔ کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپکا قومی بھائی............................... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج...مورخہ...4...جنوری...سن عیسوی.... 2015 ......ھے